

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## چھینکنے کے آداب

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم

خادم دارالافتاء جامعہ عربیہ مفتاح العلوم، حیدرآباد

مدرس دارالعلوم فیض القرآن ہیر آباد، حیدرآباد

خليفة مجاز حضرت مولانا محمد يوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

حیدرآباد-پاکستان

رحماني پبليکيشنز-کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## چھیننے کے آداب

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم میمن صاحب دامت برکاتہم

خادم دارالافتاء جامعہ عربیہ مفتاح العلوم، حیدرآباد

مدرس دارالعلوم فیض القرآن ہیر آباد، حیدرآباد

خليفة مجاز حضرت مولانا محمد يوسف لدھیانوی شهید رحمۃ اللہ علیہ

حیدرآباد-پاکستان

## ضروری تفصیل

تاریخ و عہدہ:	۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ - ۱۶ اگست ۲۰۱۲ بروز جمعرات
مقام:	قاسم مسجد حیدرآباد - پاکستان
طبع اول:	ربیع الاول ۱۴۳۲ھ - فروری ۲۰۱۳
ریکارڈنگ:	محمد افراز خان
باہتمام:	ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی
تصحیح و عنوانات:	ماسٹر سلیم احمد شیخ
طباعت:	رحمانی پبلیکیشنز، گلشن اقبال، کراچی

## ملنے کے پتے:

۱۔ رحمانی پبلیکیشنز، گلشن اقبال، کراچی (فون: 3052764 0333)

۲۔ جامعہ عربیہ مفتاح العلوم، حیدرآباد

۳۔ دارالعلوم فیض القرآن، ہیر آباد، حیدرآباد

۴۔ مکتبہ اصلاح و تبلیغ، مارکیٹ ٹاور، حیدرآباد

۵۔ بیت القرآن، چھوٹکی گلی، حیدرآباد

## پیش لفظ

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ و نصلى على رسولہ الكريم

ابا بعد!

بندہ نے اپنے شیخ و مربی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں چند مرتبہ رمضان المبارک کے عشرہ اخیرہ کا اعتکاف کیا۔

حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا معمول مبارک تھا کہ آپ بعد نماز عصر مشکوٰۃ شریف سے درس حدیث دیا کرتے تھے۔ بندہ نے بھی اپنے شیخ و مربی کی اتباع اور حضرت والا کے نائب حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر قاسم مسجد چھوٹکی گٹی حیدر آباد میں عشرہ اخیرہ کے اعتکاف کا معمول بنایا اور بعد نماز عصر درس حدیث کی ترتیب کا آغاز کیا۔

بعض احباب نے فرمائش کی کہ "درس حدیث" کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ عوام الناس کو بھی فائدہ پہنچے۔ لہذا عزیزم و مکرم بھائی ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی زید مجدہ نے ہمت فرمائی اور اس کام کی ذمہ داری سنبھالی۔ بھائی محمد افران خان نے درس رکارڈ کیے۔ پھر ڈاکٹر مبشر حسین رحمانی صاحب نے اسے نقل کر کے کمپیوٹر پر کمپوز کیا۔ اسپر تصحیح و نظر ثانی اور مناسب عنوانات کا کام بھائی ماسٹر سلیم احمد نے ادا کیا اور آخر میں احقر کی مشاورت کے بعد اسے ڈاکٹر صاحب کو طباعت کے لیے دے دیا گیا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ تمام معاونین و متعلقین و محبین کو بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کاوش کو ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت و وسیلہ نجات اور اپنے قرب و رضا کا ذریعہ بنائے اور نفس و شیطان کے مکائد و شرور سے محفوظ فرمائے۔ آمین

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب الرحيم۔

بندہ محمد نعیم

(مولانا مفتی محمد نعیم مبین صاحب)

## فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	اسلامی آداب	۶
۲	ایک اہم ادب	۷
۳	دین اسلام ایک جامع ترین مذہب	۸
۴	راحت رسانی دین کا بنیادی عنصر	۹
۵	مسلمان اذیت کا سبب نہ بنے	۱۰
۶	ایک مسئلہ احرام کی حالت کا	۱۰
۷	ادنیٰ درجہ کا مسلمان	۱۱
۸	سب سے اعلیٰ درجے کا مومن	۱۲
۹	الحمد للہ کہنے کی حکمت	۱۳
۱۰	دوسرا حق	۱۴
۱۱	ایک محدث کا قصہ	۱۵
۱۲	جمائی کے آداب	۱۸

نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نومن بہ و نتوکل علیہ و نعوذُ باللہ من شرور انفسا ومن  
 سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضلّ لہ و من یضللہ فلا ہادی لہ و نشہد ان لا الہ الا اللہ  
 وحدہ لا شریک لہ و نشہد ان سیدنا و مولانا محمداً عبدہ و رسولہ۔ اللہم صل علی سیدنا  
 و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ اللہم صل علی  
 سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ اللہم صل  
 علی سیدنا و مولانا محمد و علی آل سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔

اما بعد! عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال! قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
 للمومن علی المومن سث خصال، یعودہ اذا مرض، ویشہدہ اذا مات و یجیبہ اذا دعاه ویسلم  
 علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او شہد و عنہ قال: قال رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم: لا تدخلون الجنۃ حتی تومنوا ولا تومنوا حتی تحابوا، اولادکم علی شئی اذا  
 فعلتموہ تحابتم؟ افشو السلام بینکم، (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۷)

او کہا قال علیہ الصلاۃ والسلام

## اسلامی آداب :-

اسلامی آداب کا بیان چل رہا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث میں مسلمان کے  
 مسلمان پر چھ حق بیان کئے گئے ہیں۔ یعودہ اذا مرض۔ کہ عیادت کرتا ہے جب وہ بیمار ہو۔  
 ویشہدہ اذا مات۔ جب وہ مرے تو اس کے جنازہ میں حاضر ہوتا ہے۔ و یجیبہ اذا دعاه۔ اور  
 جب وہ اس کی دعوت کرے تو وہ اس کو قبول کرتا ہے۔ ویسلم علیہ۔ اور اس کو سلام کرتا  
 ہے۔ اذا لقیہ۔ جب اس سے ملاقات کرے۔ ویشمتہ اذا عطس۔ اور جب اس کو چھینک  
 آئے تو اس کی چھینک کا جواب دیتا ہے۔ وینصح لہ۔ اور اس کیلئے خیر خواہی کرتا ہے جب وہ

غائب ہو یا حاضر ہو۔ دیکھئے یہ حق ہیں مسلمان کے مسلمان پر۔ کچھ عبادت کے آداب، تعزیت اور جنازے میں حاضری کے آداب، دعوت اور سلام کرنے کے کچھ آداب کے متعلق بیان ہوا۔

ایک اہم ادب :-

اب یہ ایک اہم ادب اور اہم حق۔ ہمارا دین، دینِ فطرت ہے اور ہر حالت، ہر کیفیت اور ہر زمانے سے متعلق ہمارے آقا بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات موجود ہیں۔ انسان کو کتنی کیفیات پیش آتی ہیں۔ کبھی خوشی کی حالت ہوتی ہے، اس کے متعلق احکامات بتائے۔ تو جب خوشی کی کیفیت ہو، اللہ کا شکر ادا کرو۔ غم کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو انا للہ پڑھو۔ کوئی نقصان ہو جاتا ہے، کوئی تکلیف ہو جاتی ہے تو انا للہ پڑھ لو۔ اور خوشی کی کیفیت پیش آئے تو الحمد للہ علی کل حال کہہ لو۔ طبیعت کی موافق کیفیت پیش آئے تو الحمد للہ الذی بنعمته تتم الصالحات کہہ لو۔ صبح کا وقت آئے، اصبحنا و اصبح الملك لله رب العالمین پوری دعا ہے یہ پڑھ لو۔ شام کا وقت آئے تو جو شام کی دعا ہے، امسینا و امسى الملك لله رب العالمین یہ پڑھ لو۔ کوئی نقصان ہو جائے تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ لو۔ تو ہر موقع سے متعلق ہدایات موجود ہیں۔

## دین اسلام ایک جامع ترین مذہب:-

اب ایک مسلمان بھائی کو چھینک آئی ہے یہ بھی ایک طبعی اور فطری عمل ہے اس کے کیا احکامات ہیں؟ اس کے کیا آداب ہیں؟ وہ بھی ہمارے دین میں موجود ہیں۔ ایسا جامع ترین اور مکمل ترین مذہب دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔ جس میں چھینکنے کے بھی آداب بتائے گئے، تھوکنے کے بھی آداب بتائے گئے۔ تھوکنا کیسے ہے یہ بھی بتایا۔ جمائی کیسے لینی ہے؟ یہ بھی بتایا۔ اس طرح نہ تھو کو کہ لوگوں پر اس تھوک کے ذرات پہنچیں۔ ایسی جگہ نہ تھو کو کہ گزرنے والوں کو تکلیف ہو۔ سب کے سامنے ناک صاف نہ کرو۔ اگر ناک آرہی ہے تو ایسی جگہ جا کر جہاں لوگوں کو کراہت نہ ہو، پیچھے منہ کر کے ناک صاف کرے، لوگوں کے سامنے نہ کرے۔ دیکھئے ہر چیز کے آداب موجود ہیں۔ لہذا چھینک کے آداب آرہے ہیں کہ ایک مسلمان کو چھینک آئے تو وہ کیا کرے گا؟ اور اس کے جواب میں اس کا بھائی کیا کرے گا؟ تو فرمایا کہ جب چھینک آئے تو چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔ اور دوسری روایات میں آیا ہے کہ وہ اپنی آواز کو پست کرے اور اپنے منہ پر کپڑا رکھے۔ دیکھئے یہ آداب بتلائے جارہے ہیں چھینکنے کے کہ چھینک ایک فطری عمل تھا، طبعی عمل تھا مگر اس میں بھی آزاد نہیں ہیں کہ جتنی زوردار آواز نکال دو، چاہے اریب قریب والا ڈر کر رہ جائے۔ بعض اوقات بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جیسے ہی چھینک آتی ہے اس کو آزادانہ آواز میں ادا کرتے ہیں۔ اور اتنی زوردار آواز ہوتی ہے کہ اریب قریب



والے آدمی کا اچانک دل دہل جاتا ہے، آدمی ڈر جاتا ہے، ہل جاتا ہے تو اس طرح دوسرے کو اذیت پہنچانا جائز نہیں حالانکہ یہ غیر ارادی اذیت ہے مگر اس کو بھی تادیب فرمایا کہ آواز کو پست کرنے کی کوشش کرو۔

چھینک فوراً ایک لمحے میں نہیں آجاتی، اپنے آنے کا اشارہ دیتی ہے اور آتی ہے۔ تو جیسے ہی چھینک کا اشارہ ملا، آدمی فوراً اپنے منہ کو بند کرے۔ زوردار آواز میں چھینکنا آداب کے خلاف ہے۔ تو دیکھئے کیسی پاکیزہ تعلیم ہے اور اس پر کتنا عمل کرنا چاہئے۔ کتنے مسلمان ہیں جن کو یہ ادب معلوم ہے کہ حدیث میں اس طرح بھی آیا ہے، کہ نبی نے یہ بھی تاکید کی ہے، یہ بھی ہمارے آقا کا طریقہ ہے۔ ہم چھینکنے میں بھی آزاد تھوڑی ہیں۔  
 راحت رسانی دین کا بنیادی عنصر:-

ہم بندے ہیں، بندگی کیلئے آئے ہیں، آزاد تو نہیں ہیں۔ چھینکنے میں بھی آزاد نہیں ہیں۔ تو لہذا تعلیم فرمایا کہ چھینکنے میں آواز کو پست کرے اور منہ پر کپڑا وغیرہ رکھے تاکہ کوئی ذرات آس پاس کے ساتھی پر پہنچ کر اس کی اذیت کا سبب نہ ہوں۔ دوسروں کی راحت رسانی، دوسروں کو تکلیف سے بچانا، یہ ہمارے دین کا ایک بنیادی عنصر ہے بنیادی اصول ہے۔ علماء نے لکھا ہے ایک ادنیٰ درجے کا مسلمان تو یہ ہے کہ اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ دے، اپنی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے، کسی کو اذیت نہ دے۔

یہ ادنیٰ درجے کا مسلمان ہے، اپنی ذات سے کسی کو بھی تکلیف نہ دے۔ مثلاً ساتھ رہنا ہوتا ہے، ایک جگہ ملازمت ہے، ایک جگہ دکان ہے، گھر میں رہتے ہیں تو کئی موقع آجاتے ہیں کہ ہمیں پتہ ہے کہ سامنے والے کی طبیعت اس قسم کی ہے مگر پھر بھی میں وہ کام کر جاتا ہوں اور میرے اس کام سے اسکو تکلیف ہوتی ہے۔

**مسلمان اذیت کا سبب نہ بنے :-**

مثلاً ایک آدمی کی عادت ہے کہ وہ بستر کو بکھرا ہوا نہیں دیکھ سکتا اس کو اذیت ہوتی ہے۔ وہ ہمارے پڑوس میں ہے ہمارا ساتھی ہے اور ہمیں پتہ ہے کہ اسکو بڑی تکلیف ہوتی ہے پھر بھی ہم اپنے بستر کو ایسا ہی چھوڑ دیتے ہیں اور اسکی اذیت کا سبب بننے ہیں۔ تو یہ اسلامی شان نہیں ہے۔ مسلمان کی شان یہ ہے کہ اپنی ذات سے کسی کو اذیت نہ دے۔

**ایک مسئلہ احرام کی حالت کا :-**

ایک عجیب مسئلہ یاد آیا کہ حالت احرام میں بال کٹنا منع ہے اور جو سامنے دوسرا احرام کی حالت میں ہو وہ بھی کسی کے ناخن نہیں کاٹ سکتا اور کسی کے بال نہیں کاٹ سکتا۔ اب ایک آدمی ہے اسکے ناخن عجیب طریقے کے ہیں وہ بھی احرام میں ہے اور اسکے بال عجیب طریقے کے ہیں اور دوسرا بھی محرم ہے اسکو بڑی کراہت ہو رہی

ہے۔ وہ اٹھتا ہے اور غصے میں سامنے والے کے بال مونڈھ دیتا ہے سامنے والے محرم کے یا اسکے ناخن کاٹ دیتا ہے تو جسکے بال مونڈھے گئے اسکو دم دینا پڑے گا اور جس نے مونڈھے ہیں اسکو صدقہ دینا پڑے گا۔ اُس پر بھی آئے گا کہ تم بھی کچھ صدقہ کرو، واجب ہے۔ تو یہ کیوں صدقہ کرے؟ گنجا ہو کر راحت تو محرم کو ملی ہے بال تو اس کے کٹے ہیں وہ دم دے، یہ کیوں دے؟ تو فقہانے لکھا ہے کہ اسکے بال سے اسکو کراہت آرہی تھی، اذیت ہو رہی تھی۔ اسکے ناخن سے اسکو اذیت ہو رہی تھی۔ اس نے اُس اذیت کو دور کیا تو اس نے بھی کچھ راحت حاصل کی ہے لہذا راحت حاصل کرنے کی وجہ سے اسکو بھی صدقہ کرنا واجب ہو گا۔

ادنیٰ درجہ کا مسلمان :-

تو دوسرے کو ہماری ذات سے اذیت نہ پہنچے یہ بنیادی حکم ہے اسلام کا۔ تو ادنیٰ درجے کا مسلمان وہ ہے جو کسی بھی طرح سے اپنی ذات سے کسی کو اذیت نہ دے۔ نہ باتوں کے ذریعے، نہ طنز، طعنے کے ذریعے، نہ اپنے انداز اور چال ڈھال کے ذریعے، نہ اپنے اشاروں کنایوں سے، نہ ایسی حرکت سے جس سے سامنے والے کو اذیت ہو، یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ اور دوسرے درجے کا مسلمان جو اس سے ذرا اعلیٰ ہے وہ ہے جو دوسرے کو راحت پہنچائے اس کی راحت کا کام کرے جس سے سامنے والے کو راحت ہو، سکون ہو وہ کام سرانجام دے، یہ اعلیٰ درجہ ہے۔ پہلا درجہ اذیت نہ دے، دوسرا درجہ، دوسرے کو

راحت پہنچانے کی کوشش میں لگا رہے۔ کہ بھی میرے عمل سے، میری بات سے،  
میرے قول سے، میرے فعل سے دوسروں کو راحت پہنچے۔

سب سے اعلیٰ درجہ کا مومن :-

اور سب سے اعلیٰ درجے کا مومن کون ہے؟ مسلمان کون ہے؟ کہ جو  
دوسرے کی اذیت برداشت کر کے پھر اس کو راحت پہنچائے۔ یہ صحابہ کرام کی شان  
ہے۔ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر، اپنے آپ کو بھوکا رکھ کر دوسروں کے پیٹ بھرتے  
تھے۔ یہ اعلیٰ درجہ ہے اخلاقِ حسنہ کا کہ دوسرے کی ایذا کو برداشت کرتا رہے وہ جتنی  
بھی تکلیفیں دے اس کو برداشت کرتا رہے اور اسکے ساتھ حسن سلوک کرتا رہے۔ اور  
دوسرے کی راحت رسانی کا کام کرتا رہے۔ یہ بہت مجاہدہ کا کام ہے۔ آدمی نے دیکھا کہ  
اس نے مجھے تکلیف دی تو بس! ارے میں تو اس کا منہ بھی نہ دیکھوں گا۔ میں تو اس کے منہ پر  
تھوکتا بھی پسند نہیں کرتا۔ یہ یوں ہے یہ ایسا ہے یہ ویسا ہے۔ اگر کسی نے مجھے اذیت دے  
دی تو میں ایسا ناراض ہو جاتا ہوں، مجھے ایسا غصہ آ جاتا ہے کہ میں بات کرنا بھی چھوڑ دیتا  
ہوں، اُس کا سامنا کرنا بھی چھوڑ دیتا ہوں۔

تو اسلام تو یہ سکھاتا ہے کہ دوسرے کی اذیت کو برداشت کر کے اس کو  
راحت پہنچاؤ یہ اعلیٰ درجہ ہے اسلام کا۔ تو سب سے ادنیٰ درجہ یہ تھا کہ اپنی ذات سے کسی کو

اذیت نہ پہنچاؤ۔ تو اب زوردار طریقے سے کوئی آدمی چھینکے گا تو ارد گرد کے آدمیوں کو تکلیف ہوگی، اذیت ہوگی۔ یادہ اپنے منہ پر کپڑا نہیں رکھے گا تو اس کے منہ سے جو ذرات نکلیں گے وہ قریب کے لوگوں پر پڑیں گے تو اس سے قریب کے لوگوں کو اذیت ہوگی۔ کراہت آتی ہے اس چیز سے۔ تو اللہ کے محبوب نے عمل سکھلادیا، آداب سکھائے کہ بھی آواز کو پست کرے اور منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھے تاکہ یہ دوسرے کی اذیت کا سبب نہ بنے۔

الحمد للہ کہنے کی حکمت :-

یہ تو تھے کام کرنے کے۔ اور دعا کیا تعلیم فرمائی کی الحمد للہ بھی کہے۔ فقہا نے، محدثین نے لکھا ہے کہ الحمد للہ کیوں کہے؟ تو فرماتے ہیں کہ یہ جو اصل میں چھینک آئی تو اس سے بہت سے زہریلے مادے خارج ہوئے اگر یہ زہریلے مادے اندر دماغ میں رہتے تو نہ معلوم کئی بیماریوں کا سبب ہو جاتے۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بعض اوقات چھینکیں نہیں آتیں تو سر میں درد ہو جاتا ہے، سر بھاری ہو جاتا ہے اور ایک بو جھل سی طبیعت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی علاج کے، بغیر کسی دوا کے، وہ زہریلے مادے خارج کر دیئے ورنہ یہ اندر رہتے تو نا معلوم کیا فساد مچا دیتے تو اس پر الحمد للہ کہو اور بعد میں یہ فرمایا کہ اصل میں جب یہ چھینکنے لگتا ہے تو اسکے چہرے کی شکل ایسی ڈراؤنی ہو جاتی ہے، ایسی خوفناک، وحشتناک اس کی شکل بن جاتی ہے کہ اللہ بچائے۔

اگر ویسی ہی شکل اللہ تعالیٰ رکھ دیں، چھینکنے کے بعد یہ اعضاء اپنی اصل حالت میں نہیں آئیں، چھینکنے والی پوزیشن (position) میں ہی بس فکس (fix) ہو جائیں تو بتاؤ انسان کی شکل کیسی ڈراؤنی ہو جائے گی؟ کیسی خوفناک ہو جائے گی؟ اب یہ جب سارے اعضاء واپس اپنی ہیئت پر آگئے تو اللہ کا شکر ادا کرو۔ الحمد للہ۔ اللہ آپ کا احسان ہے ورنہ یہ اعضاء اسی طرح رہتے تو میرا چہرہ کیسا ڈراؤنا ہو جاتا؟ کتنی اذیت ناک کیفیت ہوتی پھر۔ اس پر اللہ کا شکر ادا کرو کہ اللہ نے پھر ہمارے اعضاء کو ٹھیک کر دیا۔

دوسرا حق :-

تو، یہ تو ہے چھینکنے والے کیلئے اور اب دوسرے بھائی کا حق کیا لگا کہ جب چھینکنے والا چھینک کر الحمد للہ کہے تو مسلمان پر واجب ہے کہ یہ یرحمک اللہ کہے۔ جیسے سلام کا جواب دینا واجب ہے، ایسے ہی یرحمک اللہ کہنا واجب ہے۔ حق بتا دیا مسلمان کا مسلمان پر۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کو یرحمک اللہ فرمایا۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور صحابی کو چھینک آگئی، انہوں نے الحمد للہ نہیں کہا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ بھی نہیں فرمایا۔ اُن صحابی کو بڑا افسوس ہوا۔ صحابہ کرام تو ایک ایک ادا کو نوٹ (note) فرماتے تھے۔ فوراً سوال کیا کہ اللہ کے رسول! کیا بات ہے؟ کہ آپ نے ان کے چھینکنے پر تو یرحمک اللہ کی دعا دے دی،

میرے چھینکنے پر آپ نے یرحمک اللہ کی دعا نہیں دی۔ ایسا کیوں فرمایا؟ دیکھئے کیسا سوال کیا حضور سے۔ اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے چھینک کر الحمد للہ کہا اسلئے میں نے اس کو یرحمک اللہ کہا۔ تم نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا تو ہم نے تمہیں اللہ کی رحمت کی دعا نہ دی۔ تو معلوم ہوا کہ چھینکنے کے بعد الحمد للہ کہنا یہ سنت ہے۔

### ایک محدث کا قصہ :-

اور بعض اوقات چھوٹی چھوٹی نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جو سرمایہ نجات بن جاتی ہیں، وسیلہ نجات بن جاتی ہیں۔ لہذا ایک بڑے محدث غالباً امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قصہ آتا ہے کہ ایک دریا کے کنارے پر کھڑے ہوئے تھے، کشتیوں کا دور تھا تو ایک کشتی بھری ہوئی تھی اور بھر کر روانہ ہونے لگی، چلنے لگی تھی۔ جیسے ہی کشتی چلنے لگی امام ابو داؤد رحمہ اللہ وہ کھڑے ہوئے تھے کنارے پر، انہوں نے الحمد للہ بھی سنا، چھینک کی آواز بھی سنی۔ انہوں نے ایک کشتی والے کو کہا کہ مجھے اس کشتی والے کے قریب لے چلو۔ کہا اس کا کرایہ لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ کرایہ لو مگر مجھے جلدی اس کشتی والے کے قریب لے چلو۔ وہ کشتی آگے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی کشتی پیچھے۔ جب پیچھے والی کشتی آگے والی کشتی کے برابر پہنچی تو امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے زور سے فرمایا۔ یرحمک اللہ۔ یہ کہا اور کشتی والے سے کہا کہ بس اب واپس چلو۔ کہا بھئی آپ نے صرف یہ کہنے کیلئے اتنا سفر کیا اور اتنی مشقت میں اپنے آپ کو ڈالا اور کرایہ برداشت کیا۔ تو فرمایا مسلمان کا

مسلمان پر حق ہے اور ہم نے حدیث میں ایسے ہی پڑھا ہے۔ اس حدیث پر عمل کرنے کیلئے اور مسلمان بھائی کا حق ادا کرنے کیلئے میں نے ایسا کیا۔ بس بات آئی گئی ہو گئی، ایک عمل ادا ہو گیا اور کھاتے میں لکھا جا چکا جو کہ بظاہر ایک چھوٹا سا عمل ہے۔ امام ابو داؤد دنیا سے رخصت ہو گئے کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا حضرت کیا بنا؟ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا بھی ساری نیکیاں ایک طرف رہ گئیں اور میں پریشان ہو گیا کہ اب کیا بنے گا؟ تو پھر یہ یرحمک اللہ والی نیکی کام آگئی۔ اللہ نے فرمایا کہ تو نے اپنے مسلمان بھائی کا حق ادا کرنے کیلئے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا، اس پر ہم تمہیں بخش دیتے ہیں، یہ نیکی بخشش کا سبب ہو گئی۔

تو مسلمان کا حق ہے کہ اسے یرحمک اللہ کہا جائے۔ دیکھئے اللہ کے محبوب نے ایسی تربیت کی ہے کہ ہر موقع پر اللہ کا استحضار کرایا، اللہ تعالیٰ کا دھیان دلایا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف انابت سکھائی کی بھی چھینک آجائے تو الحمد للہ کہہ لو۔ چھینکنے والے کا رخ بھی اللہ کی طرف، اور جس نے جواب دیا یرحمک اللہ کہہ کر، اس نے بھی اللہ کا ذکر کیا اور اللہ سے دعا مانگی کہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس کا رخ بھی اللہ کی طرف موڑا۔ اب کیا ہوا؟ اسلام بڑا عجیب مذہب ہے، یہ دلوں کو جوڑنے والا مذہب ہے۔ آج ہم اسلامی تعلیمات سے دور ہو گئے اسی لئے ہمارے گھروں میں فتنے، فساد، لڑائیاں جھگڑے ہیں۔ ہر ایک دوسرے سے دشمنی میں لگا ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہم نے ان اسلامی آداب پر عمل



چھوڑ دیا۔ بہر حال جس کو چھینک آئی ہے اور جس نے یرحمک اللہ کی دعا وصول کی ہے تو اب یہ دعا دینے والے کو کہے کہ یرحمکم اللہ و یصلح بالکم۔ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے اور تیرے احوال کی اصلاح کرے۔ یصلح بالکم۔ تیرے سارے احوال کی اصلاح کر دے۔ تیرے سارے کام اچھے بنادے کہ تو نے مجھے رحمت کی دعا دی ہے۔

دونوں طرف سے دعاؤں کا تبادلہ چل رہا ہے تو جب معاشرہ ایسا ہو کہ ہر ایک دوسرے کو دعائیں دینے میں لگا ہوا ہو تو بتائیے کیسی رحمتیں برسیں گیں، کیسا امن والا معاشرہ ہو گا۔ لہذا یہ معاشرہ صحابہ کرام نے قائم کر کے دکھایا ہے۔ ان تعلیمات پر پورا عمل کر کے دکھایا اور معاشرے میں اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو اتروا کر دکھایا۔ یہ انہی دعاؤں کی برکت تھی، ہر دعا صحابہ کرام کی زندگی کا وظیفہ تھی۔ حضور کی سکھائی ہوئی تعلیمات اور آداب، صحابہ کرام کی زندگی کی گویا خوراک تھی۔ جس طرح ہم کھانا، ناشتہ، دوپہر کی روٹی، رات کی روٹی کھانا، شام کی چائے نہیں چھوڑتے ایسے ہی صحابہ کی زندگی میں یہ آداب رچ بس گئے تھے۔

تو یہ آداب سکھائے کہ مسلمان کا مسلمان پر حق ہے کہ مسلمان بھائی جب چھینکے اور الحمد للہ کہے تو پھر اس کو جواب میں یرحمک اللہ کہو اور چھینکنے والا پھر اس کو جواب میں کہے یرحمکم اللہ و یصلح بالکم۔ اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے اور اللہ تعالیٰ تیرے سارے کام بنادے اور احوال کی اصلاح فرمادے۔ دیکھئے کتنی پیاری دعا ہے، کتنی بامقصد

دعا ہے اور اس سے دونوں کے دلوں میں کیسی محبتیں پیدا ہوں گی تو بہر حال یہ چھینکنے کے آداب ہمارے سامنے آئے۔

### جمائی کے آداب:-

اسی کے ضمن میں ایک ادب ہے جمائی لینے کا، جمائی لینا کہ جس میں منہ کھل جاتا ہے تو اس کے بھی آداب حضور نے سکھلائے اور فرمایا کہ جب کسی کو جمائی آئے تو وہ فوراً منہ پر ہاتھ رکھ دے یا کپڑا رکھ لے اور منہ کو بند کرے۔ اور منہ کھول کر زور زور سے ہا ہا کی آواز نہ نکالے، اس کو منع فرمایا۔ اور ایک روایت میں آتا ہے کہ جو اس طرح آواز نکالتا ہے اور منہ کو کھولتا ہے اور ہاتھ نہیں رکھتا تو شیطان اس کے منہ میں داخل ہو جاتا ہے اور جب شیطان اندر چلا گیا تو پتہ نہیں کیا کچھ اس کے اندر وسوسے ڈالے۔ شیطان کے اندر جانے کے مفہوم کو لکھا کہ یا تو اس کو وسوسے ڈالے گا اور اسکے دل کو طرح طرح کے وساوس میں مبتلا کر دے گا یا اس کے منہ میں مکھی، مچھر ڈال کر اس کو تکلیف پہنچائے گا۔ یا اللہ ہی اس کا مفہوم بہتر جانتے ہیں کہ شیطان کے اندر جانے کا مفہوم کیا ہے۔ تو بہر حال حدیث میں آیا ہے کہ جمائی کے آداب سکھلائے۔ حتیٰ کہ فرمایا کہ نماز کی حالت میں جمائی آئے تو حتیٰ الامکان اسے روکے اور ہونٹوں کو دانتوں سے دبائے کہ جمائی نہ آنے پائے پھر بھی اگر آنے لگے اگر قیام کی حالت ہے تو سیدھے ہاتھ کی پشت سے منہ کو ڈھانپے، منہ کو بند کرے۔ اتنا اہتمام بتلایا ہے جمائی کا۔ ہم آزاد تھوڑی ہیں۔ کتنے

لوگ ہیں سستی میں انگڑائی لیتے ہیں، کوئی زوردار قسم کی آوازیں نکالتے ہیں، یہ سب منع ہے۔

ہماری زندگی آزاد نہیں ہے ہم پابند ہیں۔ حضور نے ہر موقع پر پابندی والی تعلیم دی۔ جمائی لینے میں بھی آزاد نہیں، انگڑائی لینے میں بھی آزاد نہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر ایک دفعہ چھینک آگئی تو یرحمک اللہ کہہ دو، دوسری دفعہ چھینک آگئی تو یرحمک اللہ کہہ دو، تیسری دفعہ بھی آئے تو بھی کہہ دو کہ تجھے تو زکام ہے مطلب کہ تو تو زکام والا ہے۔ مطلب یہ کہ زکام والے آدمی کو بار بار یرحمک اللہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ تو جب بیماری ہوتی ہے تو کثرت سے آتی ہے تو پھر بار بار کہنا اب ضروری نہیں۔ ایک دفعہ، دو دفعہ یرحمک اللہ کہنا کافی ہے۔ تو بہر حال یہ چھینک کے آداب سامنے آئے اور جمائی کے آداب سامنے آئے اور یہ چھٹا حق مسلمان کی خیر خواہی کرنا، یہ بھی بڑا اہم ادب ہے انشاء اللہ کل بات ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دے، آمین۔

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين و الصلوة والسلام على رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعين۔  
اللهم انت السلام و منك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام۔ ربنا فغفرلنا ذنوبنا وكفر عنا  
سيئاتنا وتوفنا مع الابرار۔

یا اللہ! ہماری زندگی کو شریعت کا پابند بنا دیجئے۔ تمام آداب جو ہمارے  
سامنے آئے ان پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دیجئے۔ ہمیں صحیح بندگی کی سعادت  
نصیب فرمائیے۔ ہمیں عبدِ کامل بنا دیجئے۔ ہمیں اپنا پورا سچا پکا بندہ بنا دیجئے۔

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم و تب علینا انک انت التواب الرحیم۔ وصلى الله تعالى  
على خير خلقه محمد واله و اصحابه اجمعين آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

۱۔ احکام میراث اور طریقہ تقسیم میراث

۲۔ درس حدیث بیان ۱: دعوت کے آداب

۳۔ درس حدیث بیان ۲: سلام کے آداب